ومن یتوکل علی اللہ فھو حسبہ

# لیلی مجنوں نظیر اکبر آبادی

در مطبع عزیزی باہتمام خواجہ عبداللطیف طبع شد

بسم اللہ الرحمن الرحیم

پہلی تو حمد خالق ارض و سما لکھوں
گر عمر بھر میں اوسکو لکھوں تو بھی کیا لکھوں
لازم ہی اسمین طبع کو عجز انتہا لکھوں
کچھ ناز کچھ نیاز کبریا لکھوں

بعد اوسکی پھر مین نعت شہ انبیا لکھوں
بی انتہا ہی وہ تو غرض ناکجا لکھوں
کچھ وصف حسن کا لکھوں کچھ عشق کا لکھوں
ہی جی مین لیلے مجنوں کا کچھ ماجرا لکھوں

سچ پوچھی تو وہ دونو عجب کام کر گئی
معشوقی عاشقی مین غضب نام کر گئی

پیدا ہوا تھا قیس جب اپنی پدر کی گھر
کہتی ہی لوگ تھی شہ عجم سب اگر
بچوتھا باپ قیس کی بر لطف جسم و سر
مان بھی لئی پھرتی تھی دوی اپنی دردسر

ماں باپ کو ہوئی ہی خوشی سب سے بیشتر
اک دھوم مچ رہی ہی خوشی کی ادھر ادھر
رکھتی تھی اونہوں چاو و ہنسی گرچہ بیخطر
فرزند کی خوشی مین لٹاتی ہی سیم و زر

لیکن وہ ماں کی گود مین اکثر نہ سوتا تھا
ہر وقت شور کرتا تمام لحظہ روتا تھا

مادر نہ تب تک کی سلاتی تھی کر کی پیار
پھرتا تھا باپ حال دکھا اپنا خستہ زار

تھو بزواانا تہا کی بیچ بیشمار	لیکن اوسی قرار نہ آتا تہا زینہار
رہتا تہا ایک فقیر کوئی واں بزرگوار	جسدم وہ حال اوسپہ کیا جاکی آشکار
سنتی ہی اوسنی آملی اور پہچانکیا بار	مجنونکی باپ سی یہ کہا اوسگہری بیکار

دیکہ بابی والی لڑکی جو دنیا مین آتی ہین
لیکن سباونکی پیلی یہ پہچانی جاتی ہین

لڑکا یہ تیرا عاشق سرشار ہوئیگا	محفلمین عاشقونکی منووار ہوئیگا
زلفون مین نازنین کے گرفتار ہوئیگا	چشم کرشمہ سازکا بیمار ہوئیگا
ناز و اداکا دلسی خریدار ہوئیگا	دیدار خوبرو کا طلبگار ہوئیگا
رمزونسی عاشقونکی خبردار ہوئیگا	رسوائی شہر کوچہ و بازار ہوئیگا

تدبیر یہ ضروری ہے اسکی کیا کرو
جو گلرخونکی گود مین اسکو دیا کرو

مجنونکا باپ سنتی ہی گہر کی طرف پہرا	آیا تو گلرخونکی ہی گود مین دیا
جب اون پریرخونی اوسی دیا تنک گیا	تہا وہ و ناد ہونا سو موقوف ہو گیا
مان باپکا دل اوسکی تئین دیکہ ہو تنگ ہوا	باری اسی سبب سی ہوا جب وہ کچہ بڑا
مکتب مین اوسکی باپ نی وہ کردیا بہیا	اک قاعدہ بہی سامنی اوسکی طفل کر دیا

مکتب کو دیکہکر بہت ہو خوش ہنا کہ دیا
دیکہا جو قاعدہ کو بہی بار رو دیا

اوستاد اسی منی کہ یہیں وہ خوش ہو	اوسی سبق جو اوسکی ہی پڑہانی کی ہو
جو کچہ پڑی ہو بون کہیں ہلکی پکڑ	نکلے لگی تو بولین ہے انسو بسی دہو

سنی تو پوچھی نہیں صبر و قرار کہو
عمر بہر پوچھی تو بہہ کہیں اوسکی روبرو

دل دہی کی خوبرو کی محبت میں جہ بہ جہ
باعث جو عشق کی ہی وہ حاضر ہی دوبدو

چاہت کی یا لگا زیکا ہر دم رواج تہا
لڑکا ہی مانند اوسی سی عاشق مزاج تہا

اسکی سوای اور یہہ جادو بہرا کنار
لڑکی وہ اوسمیں ہنسی سو لیسی ہی گلعذار

صورت کو جنکی دیکہہ کی بلبل ہو بیقرار
اندر تو فانوس نکا وہ جسم سیم شعار

باہر پڑی نہ تہی ہی مشتاق پلنگار
اوسکی سوا یہہ طور قیامت بہی آشکار

جو اونمیں لڑکیاں ہی کسی ہیں حنا نگار
جادو یہ جادو جب یہہ ہو اگر دو چار

دیوانگی سے پڑہنی کا دیوان ہو گیا
مکتب وہ اوسکی حق مین بستان ہو گیا

حسن و ادا کا ناز کا دیکہا جو التیام
ان لڑکیوں میں ایک جو لڑکی ہی خوش خرام

ہی نرگسین وہ نازنین لیلی تہا اوسکا نام
زلف اوس صنم کی ہو گئی مجنوں کی دل کی دام

جن دام اوسی کر لیا مجنوں کی تئیں غلام
اوسکی ہی دل مین الفت مجنوں کا ازدحام

ایسا ہوا کہ پڑہنی لگا جبین صبح و شام
چاہت سے جیسے کی پی لی ہیں بہر کے جام

تقدیر سے جو چاہا کار روشن قلم ہوا
دونوں کو نیر محبت قسم ہوا

یہہ چاہتا تہا اوسکو اسی وہ لبہاتی ہے
چاہت جو یہہ جتاتا وہ ہی جتاتی ہے

مند کہ نگہہ سی ہرگز اوڑاتی ہے
پر نہی بہی نظروں سے کچہہ مسکراتی ہے

ظاہر مین تو ہر ایک سی چاہت چہپاتی ہے
لیکن وہ دل ہی دل مین محبت بڑہاتی ہے

اس سے جب وہ نازنین تک گھر کو جاتی تھی

مجنون کے لب پہ تو قیامت آئی ہے

ہوتا ہجوم جس میں جو تھا اضطراب کا
ایک ایک ورق پیکر تا تھا لیلی کی کتاب کا

تختی کو لکھی جب وہ قلم کو اوٹھاتا تھا
بی سے کشش میں لکو الف پہ کہنچ جاتا تھا
لکھنے میں میم کے جو قلم کو ہلاتا تھا
جس وقت میں لکھنی میں دل کو لگاتا تھا

مشق الف میں آہ کی مدّ کھینچتا تھا
نقطہ کی جای قطرۂ آنسو بہاتا تھا
نقش دہن صنم کا اسی یاد آتا تھا
دیکھ اوسکو چشم یار تصور میں لاتا تھا

تھی وہ کتاب ہی دفتر رنج و ملال تھا
لکھنی کی بات پوچھو تو اوسکا یہ حال تھا

جاتی تھی جب وہ گھر میں تو اوسکا یہی حال
ہوتی تھیں جب جگر سی سبی انکھیں جب اوسکی لال
رکھتی تھی انکھ میں جو پلک کا گیا ہی بال
مجنون سی لیلی کا جو اسی شوق تھا کمال

مکتب جلد جاتی کا تھا وہ مدام خیال
جو پوچھتا تھا اوس سے کوئی موجب سوال
ہوتا ہی اس سبب سے مرا اشکو کا انفصال
ایکدم کے دور رہنے میں ہوتا ہی جی نڈھال

جاتی ہی جلد پہر اوسی عنوان آئی ہے
مجنون کی تن میں جیسے کی پھر جان آئی ہے

لکھتی دونوں تو روز سبق ہمزبان ہوئیں
چاہت کی ہر کسی سے نہان رازیان ہوئیں
نازو ادا ہوا وہ در اندازیان ہوئیں
جب یک بیک نگہ کی نظر بازیان ہوئیں

الفت کی تازہ تازہ تر اندازیان ہوئیں
ہرگز نہ تھا علم کہ غمازیان ہوئیں
شوق دو دل سے ایسے پردازیان ہوئیں
لگتا دلی میں طمع کے انبازیان ہوئیں

مکتب کی بیچ گل کی طرح سی کھلا رہے
ناز و نیاز کیا ہی کیلی و دلی رہے

اوس گلبدن کی دل مین جیا ہجر کا جو خار
مجنونکو تہا ہو لیلی کے آنیکا انتظار
اب کوئی دم مین دیکہنی لگی وصل کی بہار
لی انی دیر ہو گئی سب ہی رہیا

مکتب مین جانی وہ تو جو ہوتا کچھ اختیار
کہتا تہا آتی ہو گی وہ محبوب گلعذار
پہرتا کبھی یہ کہتا وہ گہبرا کی بیشمار
ہرگز نہ جیکو چین نہ خاطر کو تہا قرار

کثرت سی طبع پر جو چڑہی دل کی چاہ تہی
در کیطرف تہی اور آہ آہ تہی

جب شام تک آئی وہ مجنون بے چین
ہم بدر کبہی کبہی مادر سی ہمگین
بیگل نام رات رہا خستہ و حزین
جو تہجری دکہا مین جانین وہ سب یقین

جب چپ چپکے سب سے روتا تہا گہر مین نازنین
پیا کی جب نقاب ایسے ہو گئے قیس کے تئین
اشکون سی انکہین اوسکی بہری صبح تک تہین
کہتا رہا یہ دل سی کہ اے دل یہ ہی یقین

لیلی کا میری پاس جو آنا نہو ویگا
تو میری زندگی کا ٹہکانا نہو ویگا

مجنون کی دل جب یہ ستمگاریان ہوئین
ہر آن بے بسی کے مددگاریان ہوئین
اوس شہنی کے ننگ و نام کی اظہاریان ہوئین
جنی کہ اوسکو ملنی کے دشواریان ہوئین

فرقت کی درد و غم کی گرفتاریان ہوئین
ہر دم ادہر ادہر کے الزاآن ہوئین
پہر انکی لحظہ لحظہ جفاکاریان ہوئین
وتنی ہی اون جسم کو بی لاچاریان ہوئین

جیسا کہ اوسکی دل مین پیچ و تاب تہا

ویسا ہی نازنین کی سین اضطراب تہا

تہی دونون تو قیس رہا دل سنبہالتا   ہر لحظہ رنج درد و سہا انتظار کا
جو شوق وصل ہوتی ہی چاہت مین جا بجا   دن بیقراری ہی کیا شب فراق کا
لیلی کا جب گذر نہ ادہر مطلقا ہوا   پہر تو گہر اپنا ہی اسی لگی لگا رہا
ماں باپ سی ہی رہی نکلا گہر سی جدا   سمجہائی تہی جو اسکی نہ عقل خرد نہ تہا

انکہوں سی انسو بہتی ہی اور لب خموش تہا
ہرگز کسیکی بات پہ رکہتا نہ گوش تہا

گہبرا کی تہا کبہی جو سر بام بیٹہتا   کہتا ہوا کی سنگ سی لیلی کی پاس جا
کہیو میری طرف سی کہ ای تند خو دلربا   تیغ نگہ سی تو نی جو بسمل مجہی کیا
کیون مجہسی رو پہیر ہی ہی خاطر مین جو خفا   ہی نازنین بتا ہوئی تقصیر مجہسی کیا
لازم ہی ایکبار تو میری گلی پہرا   اکر کسی بہانی سی پہر تو مجہکو دکہا

پہرون فلک سے حال ہوا کو سناتا تہا
باتین یہ اوس سی کہتا تہا اور روتا تہا

جاتا کبہی چمن مین تو ہوتا وہاں یہ حال   بلبل کو وصل گل مین جو تہا دیکہتا نہال
نالی تپش کا نہ سہ سکی تہا بند تہا خیال   اور رو کی آنکہیں کرتا تہا انگار سے لال
نرگس سی چشم لیلی کو دیتا تہا مثال   سنبل سے باد لی تہی لیلی کی بو کو بال
[illegible] لیلا ہی خوش جمال   [illegible] کلی تہا تا بہتاب ہو کمال

دل ہجر مین فراق سی تہین جسم تہا
گہر مین تو خط [illegible] تہا

چھٹی ہوئی اور تو سب لڑکی لڑکیاں
لیلی کے آنسو ہوتی تہی رخسار پر رواں
تو جا کی دیکہوں مجنوں کو مکتب کے درمیاں
جاتا تہا دیکہنے اسی رہ رہ کی دوستاں

ہنستی او چلتی کودتی گر گر کی بازیاں
کہتی تہے ہو جو رات کی جلدی سحر جہاں
مجنوں بہی ہر بہانہ سی تا شام اوسکی ہاں
جب ہوئی رات گہر میں جب آتا تہا جلن

لیلی کے یاد دلکو جو ہر دم ستاتی ہے
آنکہوں میں نیند اوسکی سحر تک نہ آتی ہے

ہوئی تہی جب سحر تو وہ مکتب میں آتا تہا
اوس غنچہ لب کے منہ پہ نگہہ جب لاتا تہا
لیلی کا اشتیاق ہر اک دم ستاتا تہا
جب صرف شوق لیلی کے سبق پڑہاتا تہا

لیلی کو بہلی آتی سی اپنی وہ یاد تہا
دل کس طرح سی دل میں نہ پہولا سماتا تہا
دلکی طلب کو اپنی نگہہ سی جتاتا تہا
اوس نازنین کے جانے قربان جاتا تہا

کہتا تہا میں غلام ترا ای صنم ہوں
کہتی تہی ہنسکی وہ بہی میں تیری گرد گر ہوں

ہر گہر میں اپنی جاتی تہی محبوب لے کر بہا
دیتی وہ پہر تو مجنوں سی کہتی تہی تو یہی لا
جو تہی اوس نشانی کو سب چہپاتا
رہتی تمام رات اسی دہن میں مبتلا

مجنوں کہ کہہ کے اوس صنم سی نشانی تہا تہا
مجنوں بہی ہر گہڑی اوسی آنکہوں پہ رکہتا تہا
مجنوں بہی دیتا اوسکو تو پہر وہ لیتا
بسمیں وہ صبح جب اپنی دینی ہی موہ نہ دکہا

مکتب میں پہر تو آنی کی تاکید ہوئی تہی
دونوں کو وہ سحر عید ہوئی تہی

جب تک ہر خرد سال نے جانب کتاب
سیانی ہوئی تو مانع والد نے کہہ لیلی

لوگوں میں چرچی ہونی لگی ہر گہڑی
جانا کسی کسی نی ملامت کسی نی کی
کچھ بن سکا نہ جب تو ہوئی اونکو بیبسی

چاہت کی گل کی بو نہی آخر تلک چھپے
پہر تو وہ پہیلی ایسی کہ پہنچی گلی گلے
چہٹتی نہیں ہی چہپاؤ تو ہرگز نہ چہپ سکے

آسان نہیں ہی رشتہ الفت کو توڑنا
مشکل ہے بالی پن کی محبت کو چھوڑنا

پہنچی یہ بات خانہ لیلی میں جس گہڑی
لیلی جب اونکی روبرو آکر ہوئی کہڑی
کچھ جہڑکیاں دے باپ نی کچھ ماں ہوئی کڑی
تدبیر اور اوسکی سوا کچھ نہ بن پڑی

ماں باپ کی دلوں میں پڑی غلغلی گہڑی
دونوں کی طبع کرنت تنبیہ پر آ پڑی
ہیبت دکہائی اور نصیحت ہی کی بڑی
مکتب سی اوسکو منع کیا مار کر چہڑی

مجبور کر دیا وہیں فرحت کی ساتھہ سی
تختی کتاب چھین لی لیلی کے ہاتھہ سی

لیلی بیبس ہو گہر میں بیٹہہ رہی بچشم نم
مجنوں کی یاد صورت دل پر جو تہی رقم
لیلی کے یاد مجنوں پہ کرتی تہی یہاں ستم
لیلی کے شکل پہرتی تہی آنکہوں میں ہر قسم

ہوش و حواس کر گئی خاطر سی اسکی رم
مجنوں بہی مجنون کرتی تہی دل میں یہ دم
تختی کہیں پڑی تہی کہیں بستہ پڑی قلم
وان ایک پل قرار نہ پاتا جہاں ایکدم

دونوں کی عشق لیچ بنائی پہیلی تہے
وان مجنوں مجنوں ہو کتا تہا یہاں لیلی تہے

لاتا نہ باپ کہینچ کی اوسکو گہڑی گہڑی
لاچار اوسکی پاؤں میں زنجیر ڈال دی

بیٹھی اوسکی دل کو گہر میں ہوتا ملال بہی
زنجیر کے صدا سی ہی دل لگی پر بٹی

سب باتین سے گرم محبت کا بولی ہے
الفت سے باتین کرتی ہے اور شاد ہوتی ہے

کبہی مین ایک سگ کہین لیلی کا پالا تہا
مجنون نے سر کو پاون پہ اوس سگ کے رکہہ دیا
رومال وہ زریکا اوسکو اوڑہا دیا
ہاتہ اپنا اوسکی سر و پیٹہ پہ رکہا

ناگاہ جب وہ قیس کے اوسپہ نظر پڑا
کر پیار اوسکو اپنی کلیجے لگا لیا
گود مین اپنے پیار سی جلدی لیا اوٹہا
بے اختیار ہوکے اوسی جب تو یہ کہا

تو جسکی پاس سے ہی اوس سے جدائی ہے
مدت مین تیری شکل نظر مجکو آئی ہے

اوس سگ کو دیکہہ قیس کا جب ہوگیا یہ حال
سب کو یہین یہہ دیکہہ کے حیرت ہوئی کمال
ویسا ہی اونکی دلکو ہوا رنج اور ملال
جو ہوش مین نہ تہی اونکی تو یہہ بات ہی محال

جو ہاتہ پیار سی دی گردن مین اوسکی ڈال
تہی جیسی خوش وہ دیکہہ کے وہان سب کہلکہل
آپس مین جب تو کرنی لگی سب قیل و قال
ہو لی نگری ایسی دیوانو کی چال ڈہال

یہ ڈہنگ قیس کے جو نمودار ہو گئے
جتنی گئی تہی ساتہ وہ لاچار ہو گئے

ماباپ کی تہی دلکو ادہر لگ رہی خوشی
تہی مین آئی پہر کی اودہر جو وہ سبہی
اور یون کہا بہت ہمین پسند گی ہوئے
خاطر مین پہر تو قیس کے دیوانگی بڑہی

یعنی پسند ہو گئی انہین طرز قیس کے
جو واردات گذری تہی اگر وہ سب کہی
ان سی تو ہم بچائی تو بیہودہ بات ہے
شرم و حیا و صبر کی جب ویسی راہ لی

پہر تو ہمیشہ کو یہہ سلسلہ مین جاتا تہا

جیتا ہان جیتا تہا اور مین جاتا تہا

لبنا تہا دم بدم میری دلدار لیلی ہے — اس حسن دل سبکے مونس غمخوار لیلی ہے
محبت بن لبرو نکی نمودار لیلی ہے — خوبی و دلبری مین چمن زار لیلی ہے
ناز و ادا کی گرمی بازار لیلی ہے — خوبان نازنین مین فسونکار لیلی ہے
محبوب کل جو نکی وفادار لیلی ہے — مجنون سے کے عاشقی کے سزاوار لیلی ہے

لیلی ہی کیے اولیہ میرا دل نثار ہے
لیلی ہی کیے لجہ میری سینہ کی بار ہے

آخر یہ عیش کے ہوئی جان میرا اشکار — گرد آوا غسی ہے گریبا نکو تار تار
گہر کو ہی نے چہوڑ دیا ہو سکے بیقرار — لیلی سکے در یہ ان پڑا ہوکی یو قار
دامن کی جیب او ٹہا دیا اوسکو جال نثار — آنکہون نین جب تو پہرنی لگا ہو سکے دلفگار
اد کو نکانہ تہا ہجوم لگا ساتہہ بیشمار — انکہین ہے سر ج تا لوکی عل شور بار بار

کثرت مین عشق تہا جو بت گلعذار کا
الکہ جوش تہا جو نکی چمن کے بہار کا

لیلی ہی اوسکی جاہ مین بے اختیار ہے — موہنہ کو لیتی رہتی ہی مسند پہ دوپٹی
ملنی کو اوسکی آ نہین جیسی کہ کیان کے — وہ تو وہ کیسی ہے ہرگز نہ بولتی
بس کر مین وہ تو اونکو ستاتی ہی جنگ بہ — زنہار میری پاس نہ آیا کرو کوئی
انکہون مین اشک آمد بہ اوداسی ہے — صحبت کسیکی اب بہی لگتی نہین بہلی

مجنون کے دیکہنے سے کہ تہا مدام ہے
لیلی سحری تہا دیک اوسکا کام ہے

کی مطربون نے خوش ہو آغاز نغمہ ساز — ساقی نے جام زرین بھر بھر کے دی پلائے

دیکھہ اوسکو اور محفل اوسکی نظیر ہر دم
کیا کیا بسنت آکر اوس وقت جگمگائے

جوش و نشاط و عیش ہے ہر جا بسنت کا — ہی طرفہ رونق کار طرب زا بسنت کا
باغو میں لطف نشو و نما کی ہین گلزمین — ہر سو ہین نغمہ خوشدلی افزا بسنت کا
پھرتی ہین کر لباس بسنتی وہ دلبران — ہی جنسی زر نگار سراپا بسنت کا
چادر پہ یار کی یہہ کیا ہمنی صمد م — ای جان ہی یہہ تو ہر کہیں چرچا بسنت کا
نزہت تم نے لالی جو کرکی بسنتی پوش — کبھی گناہ ہم نے کیا کیا بسنت کا
سستی ہی اس بہار سے نکلا کر سبکی تن — دل دیکھتی ہے ہوگیا شیدا بسنت کا

اپنا وہ خوش لباس بسنتی دکھا نظیر
چمکا ہے حسن ادلی کیا کیا بسنت کا

نکلی ہو کس بہار سی تم زرد پوش ہو — جسکی نوید پہنچی ہے رنگ بسنت کو
دی بر میں اب لباس بسنتی جیسی جا — ایسی ہے تم ہماری بہی سینہ سی آلگو
گر ہم نشین ہو سکین دو دو لطف سے — تم پاس سونہہ کو لاکی یہہ ہنسکر کہو کہ لو
بیٹھو چمن میں نرگس و صد برگ کیطرف — نظارہ کرکی عیش و مسرت کی داد دو
عکس بسنت طرب زرین لباس سے — بھر بھر کی جام پیو مئی لالہ رنگ کی پیو
کچھہ قمریوں کے نغمہ کو دو ساعت میں ہاں — کچھہ بلبلوں کا زمزمہ دلکشا سنو

تمت تمام شد

مطلب ہے یہہ نظیر کا دن دیکھکر بسنت
جو تم بہی شاد دلکو ہماری بہی خوش کرو

بالخیر والعافیت